تقریر

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا (بنی اسرائیل:25)

کہ اِن دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! اِن دونوں پر رحم کر جس طرح اِن دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

شکوہ و عظمت و دولت نچھاور اُس کے قدموں پر
شیل مسیح و فخرِ رُسُل فضلِ عمر آیا

معزز سامعین! آج میری تقریر ایک عربی محاورہ ”اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ“ پر مشتمل ہے۔ جس کا یہ ترجمہ کیا جاسکتا ہے کہ بیٹا، باپ کا پَرتَو ہوتا ہے۔ بیٹے میں اپنے باپ کے نقوش ہوتے ہیں اور بیٹا باپ کا عکس ہوتا ہے، خاکسار نے اِس عربی محاورہ کو اپنی گزارشات کا موضوع اس لئے بنایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک جگہ اِس محاورہ کو اپنے ایک خطاب میں یوں استعمال فرمایا جس سے اِس محاورہ میں بیان مضمون کھل کر سامنے آتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

”انسان کے نطفہ میں عادات، اخلاق، کمالات کا اثر ہوتا ہے۔ والدین کے ایک ایک برس کے خیالات کا اثر اُن کی اولاد پر ہوتا ہے۔ جتنی بد اخلاقیاں بچوں میں ہوتی ہیں وہ والدین کے اخلاق کا عکس اور اثر ہوتا ہے۔ کبھی ہم نشینوں اور ملنے والوں کے خیالات کا اثر بھی والدین کے واسطے پڑتا ہے۔ پس خود نیک بنو، اخلاق فاضلہ حاصل کرو تا تمہاری اولاد نیک ہو۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ میں یہی تمہید ہے۔ اولاد والدین کے اخلاق، اعمال، عقائد کا آئینہ ہوتی ہے۔“

(الحکم 17 اکتوبر 1903ء صفحہ 3)

پیارے بھائیو! حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے اِس ارشاد میں دو حصے بیان ہوئے ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان کے نطفہ کے ساتھ والد کی خصوصیات، اخلاق اور اُس کے اعمال کی بنیاد، ہونے والے بچے کے لئے ماں کے رِحم میں رکھ دی جاتی ہے۔ اِسی لئے کہتے ہیں کہ مباشرت کے وقت ایک شخص کی ہی نہیں بلکہ شخصیت کی بنیاد رکھی جارہی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مباشرت کے وقت خود کو اور متوقع اولاد کو شیطان سے بچے رہنے کی یہ دعا سکھلائی ہے۔

بِسۡمِ اللہ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(بخاری کتاب الدعوات)

کہ اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اُسے بھی شیطان کے شر سے بچانا۔

اس اہم دعا کو اور والدین کے نیک اور پارسا جذبات کو وہ سُوتر (رسّی) قرار دیا جاسکتا ہے جو ایک ٹھیکیدار یا آرکیٹیکٹ کسی گھر یا مکان کی بنیاد رکھتے وقت بنیادی اینٹ یا بنیادی اینٹوں کو سیدھا اور درست رکھنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ کسی نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

کہ اگر پہلی اینٹ درست سَمت نہ رکھی گئی ہو تو اِس پر کھڑی کی جانے والی دیوار خواہ ثریا تک بلند کر دی جائے وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔

اور دوسری بات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہ بیان فرمائی کہ والد کی تربیت اور اولاد سے قریبی دوستانہ تعلق کے ذریعہ بھی بعض اخلاق بچوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ جس کو حضورؓ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ (اولاد) والدین کے اخلاق، اعمال، عقائد کا آئینہ ہوتی ہے۔ گو تقریر کے عنوان میں ”اَبِیۡہِ“ کہہ کر والد کے کردار کو زیادہ اُجاگر کیا گیا ہے لیکن ماں کا بھی اِس میں گہرا تعلق ہوتا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں بچپن میں تعلیم وتربیت اور بچے کی نشوونما میں ماں کا کردار زیادہ نمایاں ہے۔ اسلام ہماری خواتین کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب وہ پیٹوں میں بچوں کو اٹھائے ہوں وہ کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی، تسبیح و تحمید اور درود شریف کا ورد کیا کریں۔ جس کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن سے محبت مَیں نے اپنی ماں کے پیٹ سے سیکھی ہے جب وہ تلاوت کیا کرتی تھیں اور مَیں سنا کرتا تھا اور پھر پیدائش کے بعد کسی نیک اور پارسا بزرگ کے ہاتھوں گھُٹی دینے کے تصوّر میں بھی یہی فلسفہ کارفرما ہے کہ اِس بزرگ کی نیکیاں اُس کے ذریعہ، اُس کی دعاؤں کے ذریعہ نومولود میں منتقل ہورہی ہوتی ہیں اور والدین کا نمونہ نومولود پر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے کیونکہ بچے والدین کو پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

سامعین! اگر مَیں اپنی تقریر میں انبیاء بالخصوص سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور اُن کے حُسنِ عمل کا ذکر کروں تو مجھے اِس کے لئے دفاتر چاہئیں لیکن چونکہ آج مجھے اپنی گزارشات پانچ سے سات منٹ میں بیان کرنی ہیں اس لئے مَیں اپنی گزارشات میں مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مادی اور روحانی اولاد ہی کے چند واقعات بیان کروں گا جو اپنے مادی اور روحانی باپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پَرتو تھے۔ جسمانی اولاد میں حضرت اُم المومنینؓ کے بطن سے پیدا ہونے والے سب سے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کا ذکر کروں۔ آپؓ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ ”وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا“ یعنی وہ اوصاف اور خوبیوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ہوگا۔ اس کے ظہور سے حضور علیہ السلام کی یادیں تازہ ہو جائیں گی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے حضورؓ کی پہلی تقریر جو آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر کی تھی کے متعلق فرمایا۔

”اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرزِ تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی... یاد تازہ ہوگئی اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہے تھے۔ جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی تھی۔ آنسو جاری ہوگئے “

(52 تقاریر بابت پیشگوئی مصلح موعود از حنیف محمود صفحہ 644)

سامعین! پھر جنوری 1944ء کو حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک پر اس کی تائید میں اَنَا الۡمَسِیۡحُ الۡمَوۡعُوۡدُ مَثِیۡلُہٗ وَخَلِیۡفَتُہٗ کے مبارک کلمات مِنجانب اللہ جاری ہوئے جس کے معنی یہ ہیں کہ مَیں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل ہوں اور اس کا خلیفہ ہوں۔ آپؓ نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ

”یہ الفاظ اس سوال کو حل کردیتے ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اِس کا مثیل ہونے اور اِس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اُس کے اخلاق کو اپنے اندر لے گا وہ ایک رنگ میں اُس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔“

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 498)

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ کا ہر ہر عمل اور آپؓ کا ہر ہر فعل حتّٰی کہ جذبہ خدمتِ دین اور جذبہ خدمتِ خلق، اللہ سے عشق، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی عکاسی کرتا ہے۔ آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میت پر کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ

”اگر سارے لوگ بھی آپؑ کو چھوڑ دیں گے اور مَیں اکیلا رہ جاؤں گا۔ مَیں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔ “

(52 تقاریر بابت پیشگوئی مصلح موعود از حنیف محمود صفحہ 603)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت اُمُّ المومنینؓ کے بطن سے پنج تن اولاد کے باقی چار مبارک وجودوں کی سیرت و سوانح کا احاطہ کریں تو اِن چاروں میں اپنے والد محترم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی روح بولتی رہی۔ آپ تمام یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے قائم کردہ تمام محاذوں پر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔ کسی نے دعوت الی اللہ کا عَلم بلند رکھا۔ کسی نے علمی محاذ پر جھنڈے گاڑے، کسی نے تربیتی امور کی طرف توجہ کو آخری حد تک پہنچایا اور کسی نے اسلام اور احمدیت کے لئے عزت وغیرت کا نمایاں اظہار کیا اور

تمام میں حضرت مسیح موعودؑ کا وجود نظر آتا رہا۔ آپؓ کی خوبیوں اور محاسن کی جھلک نمایاں نظر آتی رہی۔ ہم برملا طور پر یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ پانچوں اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق تھے اور آپ تمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق، اعمال، عقائد کے آئینہ تھے اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ان پانچ میں سے دو بچوں کے تین خلفاء نے اعلائے کلمہ اسلام کا علَم بلند کیا اور کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور بادشاہ آیا اور اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی اور الہامی مشن نہایت کامیابی کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی اولاد کی بڑھوتری کا موجب بن رہے ہیں۔

معزز سامعین! ”اولاد اپنے والدین کے اخلاق، اعمال اور عقائد کا آئینہ ہوتی ہے“ کو اگر روحانی اولاد پر لاگو کریں تو لدھیانہ میں حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے ”الاول فالاول“ ٹھہرے تھے۔ اپنے روحانی باپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق جمیلہ کو کمالات کی حد تک اپنے اندر سمویا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ دونوں ایک وجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بھی تھا کہ ”ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام)

آج 135 سال بعد جماعت میں ہزاروں لاکھوں ایسے مخلصین ہیں جن کے اندر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ جیسا جذبہ اطاعت موجود ہے۔ آج دنیا بھر کے 220 کے قریب ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق اپنانے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ جو آپؑ اور آپؑ کے خلفاء کے اعمال و اخلاق اپنے اندر اُتارنے کو تیار نظر آتے ہیں۔ ان میں سب سے اوّل تو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کے اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی لاجواب مثالی محبت کی داستان بہت طویل ہے۔

موجودہ دور میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ، مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم اور مکرم میاں ایم ایم احمد صاحب مرحوم انہی روحانی اولاد میں سے ہیں جو دنیاوی اعلیٰ حیثیتوں کے باوجود خلافت کے شیدائی اور جماعت کے فدائی رہے۔ لحہ بہ لحہ اطاعت و فرمانبرداری کو حرزِ جان بنایا اور دنیاوی عہدوں کے باوجود کمال ادب و احترام سے خلفاء کے ساتھ تعلق رکھا اور ذرا بھر بھی جماعت کے مقام و رتبہ پر آنچ آنے نہیں دی۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ صاحبؓ کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ

اولاد پر ماں باپ کے احسانات کا سلسلہ لامتناہی ہوتا ہے۔ مجھ پر میرے والد صاحب کے بے پایاں احسانات میں سے ایک احسانِ عظیم یہ تھا کہ انہوں نے مسلسل توجہ فرما کر مجھے قرآنِ کریم کے سادہ ترجمے سے روشناس کرادیا اور اس کے نتیجہ میں قرآنِ کریم کے ساتھ میری اجنبیت دور ہوگئی اور میرے دل میں قرآنِ کریم کا احترام اور عظمت قائم ہوگئے اور مجھے قرآن کریم سے محبت ہوگئی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(تحدیث نعمت صفحہ 6)

در خلافت سے جُڑ کے رہنا
یہ نسلیں تیری سنوار دے گا
سجا لو سجدوں کو آنسوؤں سے
وہ سب دعائیں تیری سنے گا

سامعین! روحانی اولاد میں فدائیت کے بے شمار اور انگنت واقعات میں سے صرف دو واقعات بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

ایک بزرگ قادیان میں مسجد مبارک میں نماز کی ادائیگی کے لئے آرہے تھے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی آواز سنی کہ دوست بیٹھ جائیں۔ آپ باہر ہی بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے ہی آگے بڑھنے لگے کہ کہیں نافرمانی نہ ہو جائے۔

اسی طرح ایک غیر از جماعت دوست پنجاب سے قادیان حضورؑ سے ملنے گئے۔ حضورؑ کو قادیان میں نہ پا کر امرتسر روانہ ہوگئے۔ وہاں حضورؑ احاطہ عدالت میں ایک درخت کے نیچے استراحت فرمارہے تھے اور ایک دوست آپؑ کو دبا رہے تھے۔ دبانے کے دوران صحابی نے حضورؑ سے عرض کی کہ حضور! خاکسار کی اہلیہ جو کہ ناراض ہو کر میکے چلی گئی تھی اب بڑی مشکل سے واپس آئی ہے اب تو مَیں اُسے دوبارہ میکے جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضورؑ صحابی کی یہ بات سن کر سخت خفا ہوئے۔

پنجاب سے یہ دوست جو حضورؑ سے ملنے اور بیعت کرنے کی غرض سے آئے تھے وہ حضورؑ کی اِس سخت ناراضگی سے لرز گئے اور سوچنے لگے کہ مَیں تو اپنی اہلیہ سے اِس سے زیادہ سختی کرتا ہوں۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک بیویوں سے حسنِ سلوک کی یہ کیفیت ہے تو مجھے لازماً اپنی بیگم سے نرمی سے پیش آنا ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر واپسی پر بیگم کے لئے کپڑوں کا ایک جوڑا اور کچھ مٹھائی لے گئے۔ جسے دیکھ کر بیگم پریشان ہوئی کہ ایسا سخت گیر انسان اتنا نرم خو کیسے ہوا۔ آپ نے جواب دیا کہ جس پیر کی بیعت کرکے آیا ہوں وہ بیگمات سے نرمی کی تعلیم دیتا ہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جسمانی اولاد کے لئے بے شمار دعائیں کیں جو ہمارے لٹریچر کا حُسن ہیں۔ ان میں سے ایک دعا اور خواہش یہ تھی کہ بابرگ وبار ہوویں اک سے ہزار ہوویں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اِس خواہش اور دعا کی اللہ تعالیٰ نے لاج رکھی اور دعویٰ مسیحیت سے 135 سالوں بعد اب یہ تعداد ہزار کو چھو رہی ہے۔ جن میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت کا دعویدار ہے بلکہ ہر لمحہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا نعرہ بلند کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اللہ کی رضا اور خلیفۃ المسیح کی خوشنودی کے لئے ہر وہ فعل کر گزریں جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیروکاروں کو بلایا ہے۔ اِن میں سے حضرت اُم المؤمنینؓ کے بطن سے اولاد کا ذکر کر آیا ہوں۔ اگر حضورؑ کی حرم ثانی حضرت حرمت بی بی کے بطن سے اولاد کو دیکھیں تو سب سے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب گو تاخیر سے ایمان لائے مگر اپنے والدِ محترم حضرت مسیح موعودؑ سے محبت و پیار اور فرمانبرداری کیا کرتے تھے اور ایمان لانے کے بعد اباجان سے تو عقیدت تھی ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اطاعت کا ایسا رشتہ قائم کیا جو ایک مثال تھا۔ بلکہ آپ کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ اور پوتے مکرم مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب مرحوم المعروف میاں احمد نے اطاعت و فرمانبرداری اور حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق میں بہت نام کمایا، جو آگے نسل میں جاری و ساری ہے۔ اللھم زدفزد

پیارے دوستو! مَیں اپنی تقریر کے آخر پر اس مضمون کے حوالہ سے آپ سامعین سے اتنا عرض کروں گا کہ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اعلیٰ اخلاق و شمائل کا حامل ہونا چاہئے کہ ہماری اولاد ان کو دیکھ کر ان اخلاق کو اپنے اندر اتاریں۔ ہم نمازیں پڑھنے والے ہوں، ہم قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنے والے ہوں، ہم رسولِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت و عقیدت کا تعلق رکھنے والے ہوں۔ ایسی محبت کہ ہر ارشاد کو حرزِ جان بنالینے والے ہوں۔ ہم اپنے خالقِ حقیقی اللہ تعالیٰ سے حقیقی پیار اور تعلق قائم کرنے والے ہوں۔ ہم اخلاقِ اسلامی سے اپنے آپ کو حسین بنائیں۔ ہم اپنے آپ کو خلافتِ احمدیہ سے مربوط تعلق بنانے والے ہوں تا ہماری نسلیں ہمارا پَرتَو بن جائیں، تا ہماری نسلیں ہمارا عکس بن جائیں۔ تا ہماری نسلیں ہماری فوٹو کاپی بن جائیں، تا ہمارے اخلاق کے نقوش ہماری نسلوں میں منقّش ہو جائیں۔

اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔ آمین

پھلے اور پھولے یہ گلشن تمہارا
بھرے موتیوں سے یہ دامن تمہارا

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ)